
خواتین کے لیے شائستہ تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
خاص نمبر
digestlibrary.com

محبت ہوتی ہے

عفت سحر پاشا

تجربے حسنِ حقیقت کا پتہ دیتے ہیں
میں نے یہ سوچ کے پتھر کو گہر جانا تھا
زخم کھائے ہیں تو یہ راز کھلا ہے مجھ پر
ایک گرتی ہوئی دیوار کو در جانا تھا

شدید گرمی میں کالج سے لوٹتے ہی وہ حسب عادت سیدھی کچن میں آئی تھی۔ بھوک برداشت کرنا اس کے لیے سب سے مشکل کام تھا۔ امی اور ندا' ماموں کے ہاں گئی ہوئی تھیں' اس لیے امی نے صبح ہی گھر کی چابیاں اسے تھمادی تھیں اور ساتھ ہی اسے تسلی بھی دی تھی کہ وہ اس کے کالج سے آنے تک لوٹ آئیں گی مگر صبا کو زیادہ فکر اپنے کھانے کی تھی۔ سو اب بھی اس نے اندر آتے ہی سب سے پہلے کچن کا رخ کیا تھا۔ سالن کا ڈونگا نکالتے ہوئے اس کی نگاہ پڈنگ والے باؤل پر پڑی تو اس کا دل خوش ہوگیا۔

"جیتی رہو ندا اور میرے لیے مزے مزے کے کھانے بناتی رہو۔" اس نے بعجلت ڈونگا آنچ پر رکھا اور سالن گرم ہونے تک پڈنگ سے لطف اندوز ہونے کے خیال سے لاؤنج میں چلی آئی۔ تبھی طلحہ کو پسینے میں شرابور اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے زوردار سلام جھاڑا تھا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے تنبیہی انداز میں کہا۔

"باہر کا گیٹ کھلا ہوا ہے۔ تمہیں احتیاط کرنی چاہئے۔"

"ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ اگر باہر کا گیٹ میں کھلا نہ چھوڑتی تو آپ اندر کیسے آتے؟"

وہ پڈنگ سے شغل کرتی بہت شرارتی انداز میں بولی وہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"پڈنگ لیں گے آپ؟" چمچہ بھر کے منہ کی طرف لے جاتے ہوئے آدابِ میزبانی کا خیال آ ہی گیا تھا۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے صوفے میں دھنس گئے۔

سامنے بیٹھی وہ پڈنگ کھانے میں اس قدر منہمک تھی کہ اس سے ضروری اور کوئی کام ہی نہ ہو۔ تبھی ایک عجیب احساس کے ساتھ طلحہ نے ہوا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کی تھی۔

"کچھ جل رہا ہے شاید۔"

"نہیں تو۔ بس میں نے سالن گرم ہونے کے لیے چولہے پر رکھا ہوا ہے۔" ان کی تشویش کے جواب میں صبا نے بڑی شدومد سے کہا مگر وہ تیزی سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھے تھے۔

"اوہ مائی گاڈ....."

ان کی حیرت اور صدمہ سے پر آواز نے صبا کو بھی ان کی تقلید پر مجبور کردیا اور کچن میں موجود منظر پر نظر پڑتے ہی وہ ساکت رہ گئی۔

بھوک کی افراتفری میں اس نے یہ دیکھنے کی زحمت

Digestlibrary.com



بھی گوارا نہیں کی تھی کہ سالن والا ڈونگا اسٹیل کی بجائے پلاسٹک کا تھا۔ نتیجتاً اب ڈونگا پگھل چکا تھا اور پلاسٹک آگ میں جل رہا تھا۔ طلحہ نے جلدی سے ناب گھما کر برنر بند کیا اور جلتے ہوئے پلاسٹک پر پانی ڈال دیا۔ یہ بھی شکر تھا کہ آگ نے لکڑی کے کیبنٹ وغیرہ کو نہیں جلایا تھا۔ وہ تھکے تھکے انداز میں اس کی طرف پلٹے۔

''یہ سب کیا ہے؟'' ان کے سوال پر وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔

'پتہ نہیں۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا کہ ڈونگا پلاسٹک کا ہے۔ اتنی بھوک لگی ہوئی تھی۔ اور پھر دھوپ کی وجہ سے کچھ دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا۔ پتہ نہیں' یہ کیسے ہوگیا؟'' وہ اپنی صفائیاں پیش کرتی ان کے ساتھ لاؤنج میں چلی آئی۔

امی اور ندا نے اس کا تازہ کارنامہ ملاحظہ کرنے کے بعد اسے خوب جھاڑ پلائی تھی۔

''میرا اس سب میں کیا قصور ہے؟ اتنی گرمی تھی اوپر بھوک بھی لگ رہی تھی۔ دھوپ کی وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آرہا تھا' پتہ ہی نہیں چلا یہ کیسے ہوگیا۔'' وہ بڑی معصومیت سے کہہ رہی تھی۔ ندا جل کر رہ گئی۔

''فریج کھولتے ہی پڈنگ جو دکھائی دے گئی تھی' پلاسٹک کا ڈونگا کیسے نظر آتا۔''

''یہ تو تمہارا قصور ہے نا۔ تمہیں کس نے کہا تھا کہ پلاسٹک کے ڈونگے میں سالن رکھو' ایسا تو کسی کے بھی ساتھ ہوسکتا ہے۔'' اس نے سارا الزام ندا کے سر پر ڈال دیا تو وہ بھنا اٹھی۔

''اپنی دلچسپی کی چیزیں تو تمہیں آنکھیں بند کرکے بھی دکھائی دے جاتی ہیں۔'' ندا کو کوکنگ رینج بھی صاف کرنا پڑ رہا تھا اس لیے اسے زیادہ غصہ آرہا تھا۔

امی بھی کچن سے نکلتے ہی اسے جھاڑنے لگیں۔

''پتہ نہیں کب عقل آئے گی تمہیں۔ کسی دن اپنی اس لاپروائی اور پھوہڑپن کے ہاتھوں بڑا نقصان کر بیٹھو گی۔''

''میں جان بوجھ کے تھوڑی کرتی ہوں' پتہ نہیں کیسے ہوجاتا ہے یہ سب۔'' وہ روہانسی ہونے لگی تو امی نے کہا۔

''صرف اس لیے کہ تم میں ذمہ داری کا احساس نام کو نہیں ہے۔ کبھی کھانا کھاتے ہوئے اس کی ترکیب بھی پوچھ لیا کرو۔''

''آپ تو یونہی مجھے ڈانٹتی رہتی ہیں۔ اتنی مشکل پڑھائی ہے میری' کہاں ٹائم ملتا ہے مجھے ان سب کاموں کا۔'' اس کے منہ بسورنے پر انہوں نے سر جھٹکا تھا۔

''ساری دنیا کی لڑکیاں یہ مشکل پڑھائی بھی کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ گھر داری بھی کرتی ہیں۔ آج تک میں نے تمہاری جیسی پھوہڑ لڑکی نہیں دیکھی۔ اگلے گھر میں شکل کام نہیں آئے گی۔''

''دیکھ رہے ہیں آپ طلحہ بھائی۔ میری تو اس گھر میں کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔''

اس نے خاموش بیٹھے طلحہ کی حمایت چاہی تو وہ اس کی بسورتی شکل دیکھ کر اس کی حمایت میں بول اٹھے۔

''کوئی بات نہیں چچی جان۔ ہوجاتا ہے ایسا کبھی کبھار۔''

''بیٹا! تم کوئی پرائے تھوڑی ہو جو تم سے چھپاؤں۔ یہ تو اس کا روزانہ کا معمول ہے' کبھی جو کوئی کام ڈھنگ سے کیا ہو۔'' امی بے زاری سے بولیں تو وہ دل مسوس کر رہ گئی۔

''آپ کو تو ویسے ہی میرا کوئی کام پسند نہیں آتا۔'' صبا منہ پھلاتے ہوئے گرنے کے سے انداز میں طلحہ کے پاس صوفے پر بیٹھی تو وہ اس کی بے احتیاطی پر جز بز ہوگئے۔

''کبھی کوئی پسند آنے والا کام کیا ہو تب ناں۔'' امی اس سے کافی برگشتہ تھیں۔

''آپ کو تو اپنی جانشین کے علاوہ اور کوئی اچھا ہی نہیں لگتا۔'' اس نے جل کر کہا' اشارہ ندا کی طرف تھا جس کے سگھڑاپے کو خاندان کا ہر بندہ سراہتا تھا۔ جبکہ صبا اپنی لاپروا طبع کے باعث تمام ذمہ داریوں سے دور بھاگتی تھی اور یہ بات امی کو بہت غصہ دلاتی تھی۔

''سبھی کو گن ہی بھاتے ہیں۔'' امی نے طنز سے کہا تو

Digestlibrary.com

وہ خفا خفا سی بیٹھ رہی مگر اس کی یہ خفگی تھوڑی ہی دیر کی ہوتی تھی۔ اب بھی ندا لاؤنج میں آئی تو اس نے فوراً اسے مخاطب کرلیا۔

''آج کیا پکا رہی ہو؟''

''پالک گوشت۔''

''وہ پالک گوشت کا نام سن کر خوش ہوئی تو ندا نے کہا۔

''چلو ذرا پالک تو بنواؤ میرے ساتھ۔''

''اوف۔ اتنا بورنگ کام' میرا کل ٹیسٹ ہے مجھے اس کی تیاری کرنی ہے۔'' وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

''کبھی کوکنگ کا ٹیسٹ بھی دے لیا کرو۔'' ندا نے مسکرا کر کہا تو وہ آرام سے بولی۔

''میں ایک وقت میں ایک ہی کام کرسکتی ہوں۔ فل ٹائم جاب سمجھ کر۔'' اس نے طلحہ کو متوجہ کیا۔ ''اب بھلا پالک بنانے میں کیا مزہ ہے۔ گھنٹوں بیٹھے ایک ایک پتا چنتے رہو۔''

''بالکل..... ہم اپنی صبا کو اس گھر میں بیاہیں گے جہاں پالک' ساگ اور میتھی وغیرہ کے سالن بالکل نہ پکتے ہوں۔ ہنڈیا میں دھنیا بھی نہ ڈالا جاتا ہو کیوں کہ وہ بھی چننا پڑتا ہے۔''

ندا نے اس کی پرزور تائید کرتے ہوئے رسان سے کہا تو وہ آرام سے بولی۔

''تو ہاں نا..... میں وہیں شادی کروں گی جہاں یہ سب کام نہ ہوتے ہوں' صرف ہوٹلنگ چلتی ہو۔''

اس کے لاپروا انداز پر امی نے اسے ڈانٹ دیا تو وہ منہ بناتی ہوئی کپڑے بدلنے کے لیے اٹھ گئی۔ طلحہ کو یوں لگا جیسے وہ انہیں ریجکٹ کرگئی ہو۔

⌘⌘⌘⌘⌘

''کون ہے وہ' کہاں ہے وہ
کب آئے گا' آ کے میرا بن جائے گا
اس شہزادے کی میں راہ تکوں
سامنے نظر کے نہیں آتا وہ کیوں
کون ہے وہ' کہاں ہے وہ''

برتن دھوتے ہوئے وہ بہت مگن انداز میں شوق گلوکاری بھی پورا کررہی تھی' جب وہ بے حد اچانک آ کر بولا۔

''شہزادہ حاضرِ خدمت ہے مادام۔''

اس قدر اچانک حاضری پر مادام کے ہاتھوں سے صابن لگا گلاس چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔ سانس بحال ہوتے ہی وہ اس پر الٹ پڑی۔

''کس قدر بدتمیز ہو تم۔ ابھی مجھے ہارٹ اٹیک ہوجاتا تو پتہ چلتا تمہیں۔''

''فقط 'اٹیک' سے تمہارا کیا بگڑنا ہے۔ ہاں البتہ کبھی ہارٹ 'فیل' ہوگیا تب تھوڑی سی تشویش کی بات ہوسکتی ہے۔''

اس کے بہت سنجیدگی سے کہنے پر وہ تپ اٹھی مگر کچھ بولی نہیں۔ اسے معلوم تھا کہ عاقب سے بحث میں جیتنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔

''ویسے یہ تمہاری جان پر اتنا ظلم کس نے کردیا؟''

اب کی بار اس کا اشارہ برتنوں کے ڈھیر کی طرف تھا اور اسے تو یوں بھی اس سلسلے میں ہمدردی کی کافی ضرورت رہتی تھی' فوراً شکایت آمیز لہجے میں بولی۔

''یہ سب ندا کا کیا دھرا ہے۔ اس نے امی کو کوئی پٹی پڑھائی تھی' انہوں نے میری چھٹی برباد کرنے کے لیے مجھے کچن میں گھسا دیا۔''

''چہ..... چہ..... کتنا ظلم کیا ہے پھپھو نے۔ بھلا یہ بھی کوئی لڑکیوں کے کرنے والے کام ہیں؟''

وہ بے حد تاسف سے بولا تو اس کی شرارت پر غور کیے بغیر وہ فوراً بولی۔

''ہاں' بالکل.....'' پھر اسے گھورا تو وہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔

''تم تو مجھ سے بات نہ ہی کیا کرو تو بہتر ہوگا۔'' وہ دانت پیس کر بولی تو وہ ہنسنے لگا۔

''ایک تو تمہیں میری بہتری کا بہت خیال رہتا ہے۔''

digestlibrary.com

"بکواس....."

"اب چھپاؤ تو علیحدہ بات ہے۔" وہ شوخی کے موڈ میں تھا۔

"جی نہیں۔ مجھے فی الحال ایسا کوئی مرض لاحق نہیں ہوا۔" وہ منہ پھلا کر کہتی پلیٹیں ریک میں رکھنے لگی' پھر قمیض کے گیلے دامن کو جھاڑتی کچن سے نکل گئی۔ وہ مسکراتا ہوا اس کے ساتھ لاؤنج میں آیا تھا۔

"یہ کیا ہوا؟" طلحہ اس کی بھیگی قمیض دیکھ کر پوچھ رہے تھے۔ وہ منہ پھلائے فلور کشن پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"یہ سب ندا کا ظلم ہے۔ خود تو آرام سے لہسن چھیل رہی ہے' مجھے اتنے مشکل کام پہ لگا دیا۔"

وہ پاس بیٹھی لہسن چھیلتی ندا کو دیکھ کر کہہ رہی تھی جو صرف مسکرا کر رہ گئی تھی مگر عاقب حسب عادت بول اٹھا۔

"تو یہ آسان کام تم نے کیوں نہیں کرلیا' برتن دھو لیتی۔"

"اوف..... یہ بہت فضول کام ہے۔ دو دن تک ہاتھوں سے لہسن کی بو ہی نہیں جاتی۔"

وہ ناک چڑھا کر بولی تو عاقب کو طنز کا ایک اور موقع مل گیا۔

"تو یوں کہو نا کہ کوئی کام کہا ہی نہ جائے تمہیں۔"

"تو ہاں نا۔ چھوٹوں پر تو یوں بھی رحم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔" وہ بہت اطمینان سے کہہ رہی تھی۔

"اور بڑوں کا حکم ماننے کو بھی کہا گیا ہے۔" عاقب نے اسے یاد دلایا تو وہ چڑ کر بولی۔

"تو میں نے کب انکار کیا ہے۔"

"چلو پھر فٹافٹ جا کر چائے بنا کر لاؤ میرے لیے۔ میں تم سے پورے ساڑھے پانچ سال بڑا ہوں۔" اب کی بار عاقب بڑے اطمینان سے اصل بات کی طرف آیا تھا مگر وہ صبا ہی کیا جو اتنے آرام سے کچن میں گھس جائے۔ بڑے مدبرانہ انداز میں بولی۔

"میں پاگل نہیں ہوں جو اتنی گرمی میں تمہیں چائے بنا دوں۔ اس سے یرقان بھی ہوسکتا ہے۔"

"یہ کیا بکواس ہے صبا۔" اندر آتی امی نے اسے جھاڑا تھا۔

"ارے نہیں پھپھو۔ یہ تو صبا کا احسان ہے جو اس نے میرا اتنا خیال کیا۔" عاقب نے فوراً اس کی تعریف کی' پھر بولا۔ "جاؤ شاباش' جلدی سے (Tang) ٹینگ ہی بنا لاؤ وہ تو اس گرمی میں بہت فرحت بخش ہوتا ہے۔"

"اوف....." صبا مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی مگر امی کے سامنے وہ ان کے لاڈلے بھتیجے کی فرمائش کو رد بھی نہیں کرسکتی تھی' سو اٹھنا ہی پڑا۔

"دیکھا..... یہ ہوتا ہے کاہل بندوں سے کام کرانے کا طریقہ۔" اس کے جانے کے بعد عاقب نے بے تکلفی سے طلحہ کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا تو انہیں بہت ناگوار گزرا مگر وہ خاموش ہی رہے۔

عاقب کی صبا سے بے تکلفی انہیں ہمیشہ ہی ناگوار گزرتی تھی۔ وہ اسے تنگ کرتا تھا بلکہ کبھی کبھی تو رلا بھی دیتا تھا' پھر منانے کے لیے اسے لے جا کر آئس کریم کھلا دیتا' بس اتنی سی دیر میں صبا بھی اپنا غصہ بھول جاتی تھی جبکہ طلحہ کا جی چاہتا تھا کہ وہ سچ مچ عاقب سے ناراض ہوجائے اور پھر کبھی نہ بولے۔ وہ خود بھی صبا سے بے تکلفی سے بات کرنا چاہتے تھے مگر عمروں کے فرق نے انہیں کبھی حد سے آگے بڑھنے ہی نہیں دیا۔ اپنی اپنی جگہ ندا اور صبا دونوں ہی خوب صورت تھیں مگر صبا کی معصومیت اور الہڑ پن اسے مزید دلکش بناتا تھا۔ البتہ گھر داری میں ندا کمال رکھتی تھی' اس معاملے میں صبا اس کا پاسنگ بھی نہیں تھی مگر دل کا کیا ہے پری پر بھی آسکتا ہے اور گدھی پر بھی۔ طلحہ کو اپنی تمام تر لاپروائی اور بے نیازی سمیت صبا بہت اچھی لگتی تھی مگر وہ اس سے کبھی اظہار نہیں کر پائے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عاقب کا اس سے اتنی بے تکلفی سے ہر بات کہہ دینا انہیں زہر لگتا تھا مگر اسے روکنا ان کے بس میں نہیں تھا' اس لیے بس اندر ہی اندر وہ تلملا کر رہ جاتے تھے۔

وہ ندا کی آواز پر چونکے جو صبا کی حمایت کر رہی تھی۔

Digestlibrary.com

''اب تم اتنی بھی زیادتی مت کرو لاکھوں میں ایک ہے میری بہن۔''

''شکل وصورت کی بات مت کرو ڈیئر ندا۔ آنکھ دھوکا کھا جائے تو دل کا بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔''

وہ حد درجہ معنی خیز انداز سے بولا تو ندا سمجھے بغیر ہنس دی جبکہ طلحہ اس کے جملے میں اٹک گئے تھے۔

⌘⌘⌘⌘

امی ابھی طلحہ کے کمرے سے گئی تھیں اور انہیں سوچوں کے اژدھام میں چھوڑ گئی تھیں۔

کتنے ہی دنوں سے وہ طلحہ پر شادی کے لیے زور دے رہی تھیں۔ طلحہ گھر میں سب سے بڑے تھے اور اب وہ ان کے لیے حسب روایت چاندسی بیوی لانا چاہ رہی تھیں۔ انہوں نے پوری صورت حال واضح کر کے فیصلہ ان پر چھوڑ دیا تھا مگر اب وہ اندر ہی اندر اکھاڑ پچھاڑ کا شکار ہو رہے تھے۔ امی نے کتنے پرسکون انداز میں اپنا مطمح نظر ان پر واضح کر دیا تھا۔

''تمہارے ابو کی خواہش ہے کہ ندا یا صبا میں سے کسی کو بہو بنایا جائے' ہمارے نزدیک تو دونوں ہی برابر ہیں مگر تم فیصلہ کرتے وقت صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس گھر کو ایسی بہو کی ضرورت ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہو۔ ایک عمر تک میں نے گھر سنبھالا ہے' اب آرام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ بہو آئے تو میں چابیاں اس کے حوالے کر کے اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں۔ ویسے تو میں تمہاری طبیعت کے مطابق تمہارا فیصلہ جانتی ہوں مگر پھر بھی تمہارے ابو کی خواہش ہے کہ فیصلہ تمہاری منشا کے مطابق ہو۔ سو اب یہ ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے' ہمیں تو صرف گھر میں سکون اور توازن چاہیے۔''

اور اب وہ پریشان بلکہ مضطرب تھے۔

دل ایک ہی نام کا ورد کر رہا تھا۔ صبا' صبا' صبا۔

لحظہ بھر کو دل ایک خوش کن احساس سے لبریز ہو گیا۔

کتنے قریب آ گئی تھی وہ..... اسے پالینا کتنا آسان ہو گیا تھا۔

میں امی سے کہہ دوں کہ صبا..... صبا مجھے پسند ہے۔

ندا بھی بہت اچھی ہے مگر صبا کی تو بات ہی اور ہے۔

انہوں نے طمانیت بھری سانس لیتے ہوئے سوچا تھا۔

تو امی سے کہہ دوں کہ صبا مجھے..... مگر کیسے؟

وہ الجھے۔ یکلخت ہی احساس ہوا کہ ان کا یہ فیصلہ اتنا آسان نہیں تھا' جتنا کہ وہ سوچے ہوئے تھے۔

اس گھر کو ایک ذمہ دار لڑکی کی ضرورت ہے' جو پورے گھر کا نظام سنبھال سکے۔ صبا' صبا یہ سب کر لے گی؟

یہ سوال بہت بڑے سوالیہ نشان کی صورت ان کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اس کا جواب صاف نفی میں تھا۔ وہ لڑکی جس کے کپڑے بھی اس کی بہن دھو کر' استری کرتی ہو وہ اپنی ذمہ داریاں کیسے نبھا سکے گی؟ ان کے اندر جیسے کوئی ان پر ہنسنے لگا تھا۔

''تم ایک بار صبا کا نام ہونٹوں سے نکال کر تو دیکھو طلحہ احمد۔ وہ لڑکی جس میں سوائے خوب صورتی کے کوئی گن نہ ہو وہ صرف ''پسند'' ہی ہو سکتی ہے۔ سب کیا کہیں گے کہ طلحہ کو صبا پسند تھی اس لیے اس نے اس کا نام لیا ہے۔ اور ندا؟ اس کی صلاحیتیں' اس کی ذمہ دارانہ طبع' سب ہنسیں گے طلحہ احمد' صرف شکل وصورت بیاہ کر لاؤ گے تو کھاؤ گے کہاں سے؟ پہنو گے کیا؟ اور تم' طلحہ احمد تم جو اپنے ہر کام کو وقت پر ہوا دیکھنا چاہتے ہو' جب اپنے کپڑے خود استری کرو گے تو کیا دوسروں کی ہنسی اور استہزائیہ نظریں برداشت کر لو گے؟ جب سب کی زبان پر تمہاری بیوی کے پھوہڑ پن کے قصے ہوں گے' تب تم کس کو مورد الزام ٹھہراؤ گے؟

وہ تھک کر بستر پر دراز ہو گئے۔

''اور اب اگر میں امی کے سامنے صبا کا نام لے دوں تو کتنی شرمندگی ہو گی۔ وہ فوراً سمجھ جائیں گی کہ میں صبا کو پسند کرتا ہوں۔ اور امی' وہ تو صاف طور پر ندا کی طرف اشارہ کر کے گئی ہیں۔

اب انہوں نے سوچوں کا رخ ندا کی طرف موڑا تھا۔

pklibrary.com

''اور اگر ندا اس گھر میں آ جائے تو.....؟ تو شاید کسی کو تبدیلی کا کوئی احساس نہ ہو۔ وہ بھی اتنی ہی ذمہ دارانہ طبیعت کی مالک ہے' جتنی کہ امی ہیں۔ یقیناً اس میں صلاحیتیں ہیں کہ وہ گھر کو جنت بنا دے گی۔ کیسے منٹوں میں وہ کھانوں کے آئیٹم تیار کر لیتی تھی' لمحوں میں چائے کا کپ ان کے سامنے ہوتا تھا۔ پورا گھر اس کے سگھڑاپے کا گواہ تھا' اس کے ہاتھ کے بنے کھانے پورے خاندان میں مشہور تھے اور صبا؟''

وہ بے چینی محسوس کرتے اٹھ بیٹھے۔ اس دن کا واقعہ ان کے ذہن میں اجاگر ہو گیا' جب اس نے لاپروائی سے پلاسٹک کا ڈونگا آگ پر رکھ دیا تھا۔

''جو لڑکی کھانا ڈھنگ سے گرم نہیں کر سکتی' اسے اس گھر میں لا کر تم محض جگ ہنسائی کا باعث بنو گے طلحہ احمد' اس گھر کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ساری محبت پانی کے بلبلے کی طرح ختم ہو جائے گی تب۔''

انہوں نے جلتی آنکھیں موند کر سر ہاتھوں پر گرا دیا۔

اور پھر پورے ایک ہفتے کی سوچ و بچار کے بعد دل ہار گیا اور پیٹ جیت گیا۔ انہوں نے اچھی طرح سوچ کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس گھر کو واقعی ایک ایسی بہو کی ضرورت تھی جو نہ صرف اس گھر کا کچن بلکہ تمام نظام با احسن طریقے سے سنبھال..... اور ایسی بہو صرف اور صرف صبا ہی ہو سکتی تھی۔

⌘⌘⌘⌘

غصے کے مارے ٹہل ٹہل کر اس کا برا حال ہو رہا تھا۔

''تم پر کیا دورہ پڑا ہوا ہے؟''

کوریڈور میں قدم رکھتے ہی عاقب اسے دیکھ کر ٹھٹکا اور غصے کا محرک سامنے آیا تو صبا نے ضبط کرنا مناسب خیال نہیں کیا تھا۔

''تمہیں ہمت کیسے ہوئی اپنی امی کو ہمارے گھر بھیجنے کی؟''

اس کی غراہٹ سے متاثر ہوئے بغیر وہ تنبیہی انداز میں بولا۔

''مائینڈ یور ڈیئر۔ میری امی تمہاری ممانی ہوتی ہیں۔''

''مگر مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔'' اس نے زچ آ کر پاؤں پٹخا تھا۔

''تھینک گاڈ..... تم نے یہ نہیں کہا کہ مجھ سے شادی نہیں کرنی۔'' وہ فوراً شکر گزار ہوا تھا۔

''عاقب! میں بہت سیریس ہوں۔'' وہ غصے سے بولی تو عاقب نے مسکرا کر پوچھا۔

''آئس کریم کھاؤ گی؟''

صبا نے چند لمحوں تک اسے یونہی گھور کر دیکھا پھر اس کے تاثرات ڈھیلے پڑ گئے۔

''امی سے کون پوچھے گا؟'' اس کے انداز سے رضامندی جھلک رہی تھی۔

''مسئلہ ہی کوئی نہیں۔ تم چل کے ذرا باہر کھڑی ہو' میں ابھی پروانہ آزادی لایا۔'' ہمیشہ کی طرح وہ بڑے اطمینان سے کہتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ صبا خوش ہو کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔ اگلے چند لمحوں میں وہ بھی آ گیا تھا۔

''عاقی! تم گاڑی کب لو گے؟ اس چھٹی کو بیچ دو تب۔''

وہ بائیک کو ہوا کے سنگ اڑا رہا تھا جب صبا نے چیخ کر اس کے کان میں کہا۔

''دیکھو میاں بیوی کے لیے یہ سواری سب سے بیسٹ ہوتی ہے' ہاں جب دو' تین بچے ہوں گے تو پھر میں گاڑی لے لوں گا۔''

وہ بڑی شوخی سے کہہ رہا تھا۔ صبا نے اس کی پشت پر گھونسے کا جڑ دیا۔ آئس کریم سے شغل کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگا۔

''اب بتاؤ' کیوں خفا ہو رہی تھیں؟''

صبا کو جیسے اچانک پھر سے یاد آ گیا تھا۔ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

''عاقی! مجھے ابھی شادی بالکل نہیں کرنی۔''

''کیوں..... کوئی اور پسند ہے تمہیں؟'' وہ مسکرا رہا تھا۔ صبا نے دانت کچکچائے۔

http://digitallibrary.com

''ڈفر..... مجھے کوئی بھی پسند نہیں۔ تم بھی نہیں۔''

''اچھا' کیوں شادی نہیں کرنا چاہتیں؟'' اب کی بار وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ وہ قدرے اداس ہوگئی۔

''تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو عاقی۔ میں اتنی بڑی ذمہ داری کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ نہ تو مجھے کچھ پکانا آتا ہے اور نہ ہی میں گھر سنبھال سکتی ہوں۔''

''بس؟'' وہ اس قدر سکون سے پوچھ رہا تھا کہ صبا حیران ہوکر اسے دیکھنے لگی۔ پھر اسی قدر حیرت سے بولی۔

''یہ 'بس' ہے؟''

''بالکل..... یہ شادی نہ کرنے کا اسٹرونگ ریزن تو نہیں ہے۔ دنیا میں بہت سی ایسی لڑکیوں کی بھی شادیاں ہوتی ہیں جو انڈا بھی نہیں ابال سکتیں۔ ایک تمہاری بھی ہوگئی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' وہ اسی طرح اطمینان سے کہتا آئس کریم کھانے لگا مگر صبا سے اس کا یہ لیکچر ہضم نہیں ہوا تھا۔ سخت خفگی سے بولی۔

''اور وہ جو تم ہر وقت مجھے پھوہڑ پن اور لاپرواہی کے طعنے دیتے رہتے ہو وہ؟''

''وہ..... وہ تو بس محبت بڑھانے کے لیے' تم نے پڑھا سنا نہیں کہ لڑنے سے محبت بڑھتی ہے۔'' وہ ہنستے ہوئے بولا مگر صبا کی سنجیدگی ختم نہیں ہوئی تھی۔

''مگر میں اپنی زندگی کو کسی تجربے کی نذر نہیں کرنا چاہتی۔ شادی کے بعد صرف گھر داری ہی ہوتی ہے' محبت نہیں۔ اگر صرف محبت سے گھروں کے نظام چلتے اور پیٹ بھر جاتا تو کوئی بھی عورت کچن میں سر نہ کھپاتی۔''

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے شادی کرنی ہی نہیں۔'' وہ اب کی بار قدرے شرارت سے بولا تو اس نے تصحیح کی۔

''ایسا نہیں ہے مگر اب میں ایگزیمز کے بعد فارغ ہوں تو کھانا پکانا سیکھوں گی' پھر دو تین سال تک جب ایکسپرٹ ہوجاؤں گی' تب شادی کروں گی۔''

''گویا شادی نہ ہوئی کسی کک کی پوسٹ ہوگئی' جس کے لیے تین سالہ تجربہ لازمی ہے۔'' وہ اب بھی اس کی بات کو سیریس نہیں لے رہا تھا۔

''یونہی سمجھ لو۔'' اب کی بار صبا نے بھی لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔ ''ہر ساس کی خواہش ہوتی ہے کہ بہو آتے ہی گھر داری سنبھالے' ظاہر ہے اگلے گھر جاکے اور کرنا بھی کیا ہوتا ہے اور جب گھر داری ہی نہ آتی ہو تو پھر گھر کیسے بسایا جاسکتا ہے۔''

اس کے الہڑ سے حسن میں پہلی بار اس قدر سنجیدگی اور مدبرانہ انداز کی آمیزش ہوئی تھی جس نے عاقب کو چند لمحوں تک اسے دیکھتے رہنے پر مجبور کردیا تھا۔ کسی قدر الجھی ہوئی مگر دلکش لگ رہی تھی وہ۔

''مجھے بہت خوشی ہے کہ میری ہونے والی بیوی اس قدر عقلمند ہے۔'' بہت شرارت بھری مسکراہٹ عاقب کے ہونٹوں پر پھیلی تھی۔ وہ قدرے زچ آکر بولی۔

''میں بہت سنجیدہ ہوں عاقی۔''

''میرے معاملے میں نا؟'' وہ فوراً پوچھنے لگا تو صبا نے صاف چٹ جواب دیا۔

''ہاں..... تم سے شادی نہ کرنے کے معاملے میں۔''

وہ آئس کریم کا خالی بلوریں پیالہ پرے کرتا ٹشو سے ہونٹ صاف کرنے لگا' پھر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''اب کلیئر کٹ بات کرو' کیا چاہتی ہو؟''

اس کے پھر سے پوچھنے پر صبا کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ اس معاملے کو کسی نہ کسی نہج پر پہنچانا چاہتی تھی' اس لیے بہت تحمل سے بولی۔

''میں ابھی دو تین سال تک شادی نہیں کرنا چاہتی جب تک کہ مجھے گھر داری کا کچھ سلیقہ نہ آجائے۔''

''مگر دو تین سال تک تمہارا انتظار نہیں کرسکتا۔'' وہ بڑی صاف گوئی سے بولا تو صبا نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

''تمہیں ضرورت بھی نہیں ہے۔ جاکے کوئی اور لڑکی دیکھ لو۔''

''مگر مجھے صرف تم سے شادی کرنی ہے۔''

pklibrary.com

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بہت مضبوط انداز میں بولا۔ لحظہ بھر کو تو وہ بھی اس کے انداز پر سٹپٹا گئی' پھر سنبھلتے ہوئے بولی۔

''مگر میں اپنی اس کمی اور نااہلی کے طعنے برداشت نہیں کرسکتی۔ جب کسی میں کوئی کمی ہو تو اس کے بدلے میں اسے بہت سی ناگوار باتوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے ازالے کے طور پر۔ مگر میں یہ سب نہیں کرسکتی۔''

''کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا صبا۔'' وہ بہت اطمینان سے کہہ رہا تھا۔ ''کیوں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں جو تم سے محبت کرتا ہوں۔''

وہ جو اس ساری بحث کے دوران اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتی رہی تھی۔ اس کے یکلخت اظہار پر بے حد گڑبڑا کر اپنی نظریں ہٹا گئی۔

''یہ سب جذباتیت ہے عاقی۔ اگر میں لاپروا اور غیر ذمہ دار ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے دنیاداری کا بھی پتہ نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں کہ سگھڑپن یا عورت کا حسن مانا جاتا ہے۔ ظاہری حسن شوہر کو تو کسی حد تک خوش رکھ سکتا ہے' اس کے گھر والوں کو نہیں۔ اور جب گھر والے ہی بیوی سے خوش نہ ہوں تو شوہر بھی کب تک خوش رہ سکتا ہے؟''

اس کی اس عقل مندانہ تقریر نے عاقب کو بھی حیران کردیا تھا۔ وہ جو موویز' ڈراموں اور پڑھائی کے علاوہ کوئی اور بات ہی نہیں کرتی تھی' یوں لگ رہا تھا اس موضوع پر پی ایچ ڈی کرچکی ہے۔ لحظہ بھر کے توقف کے بعد عاقب نے ٹیبل پر دھرے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا اور آرام سے بولا۔

''میری محبت پانی پہ لکھی تحریر نہیں ہے صبا جو لہروں کے اتار چڑھاؤ سے بکھر جائے گی۔ اس کے رنگ بہت پکے ہیں' شاید تم نے غور نہیں کیا کہ ندا کی بات طے ہوجانے کے بعد امی نے میرے لیے تمہاری بات کیوں کی ہے' صرف اس لیے کہ ہم ندا کی بات کہیں طے ہونے ہی کا انتظار کررہے تھے۔ ظاہر سی بات ہے کہ اگر امی پہلے تمہارے رشتے کی بات کرتیں تو شاید پھپھو کو ناگوار گزرتا کہ ندا کی بجائے ہم نے تمہاری بات کیوں کی۔ تم لاپروا ہو' گھرداری میں صفر ہو' احساس ذمہ داری سے عاری ہو مگر مجھ سے اچھی طرح تمہیں کوئی نہیں جانتا صبی۔ اور پھر محبت تو دوسروں کے رنگ بدل دیتی ہے' ڈھنگ بدل دیتی ہے۔ بہت عرصہ نہیں لگاؤں گا تمہیں سدھارنے میں۔''

بہت رسانیت سے کہتے کہتے وہ شرارت پر اتر آیا تو زندگی میں پہلی بار اس کی کسی بات نے صبا کی رنگت سے کہہ رہا تھا۔ ''کیوں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں جو تم سے محبت کرتا ہوں۔''

''مگر مجھے لڑائی جھگڑوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔ زندگی برباد ہوکر رہ جاتی ہے۔'' دھڑکنوں کی بے ترتیبی اپنی جگہ مگر اور بھی بہت سے خوف اور واہمے اسے جکڑے ہوئے تھے۔

''بہت افسوس ہورہا ہے مجھے صبا۔ تم ابھی تک مجھے سمجھ نہیں پائیں۔ کیا میرا ساتھ بھی تمہارے لیے گارنٹی نہیں ہے؟''

وہ تاسف سے کہتا صبا کو امتحان میں ڈال گیا۔ بچپن سے اب تک ان دونوں میں بہت بے تکلفی' بہت دوستی اور بہت جھگڑے رہے تھے مگر یہ بھی صحیح تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔

''میں نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا۔'' وہ قدرے کترائے ہوئے انداز میں بولی تو عاقب نے زور دے کر مدھم آواز میں کہا۔

''تم مجھے ریجکٹ کررہی ہو صبا۔''

''میں تمہیں ریجکٹ نہیں کررہی۔'' صبا نے احتجاج کیا تھا۔ ''میں اس پروپوزل کو ریجکٹ کررہی ہوں۔ کیوں کہ اس کی ٹائمنگ غلط ہے۔''

''کیا تم مجھے موقع نہیں دوگی کہ میں تمہیں کچھ بنادوں؟''

وہ بہت شدت بھرے لہجے میں بولا تو صبا گنگ رہ گئی۔ اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کی طرف دیکھ ہی لیتی۔ اس کی شہابی رنگت دیکھ کر عاقب جیسا لاابالی بندہ

http://www.paksociety.com

بھی لحظہ بھر کو الفاظ بھولنے لگا تھا۔

''مگر پھر تم کبھی مجھے الزام نہیں دو گے۔'' بمشکل وہ کہہ پائی تھی' عاقب نے گہری سانس بھرتے ہوئے بشاشت بھرے انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم شادی کر رہی ہو۔''

''کیا.....؟ وہ ساری حیا بھول کر غرائی تو وہ زور سے ہنس دیا۔ آہستہ آہستہ صبا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تم بہت بدتمیز ہو۔''

''سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔'' وہ قدرے شریر ہوا تھا۔

''مگر تمہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑے گا۔'' وہ واقعی اس معاملے کو بہت سیریس لے رہی تھی۔ عاقب کو اس کی سنجیدگی پر پیار آنے لگا مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس وقت اس کے ساتھ ہونے کے احساس کی صبا کو کتنی ضرورت تھی۔

''بلیو می صبا۔ میری محبت' میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔'' اس کا لہجہ ٹھہر سا گیا تو صبا کے دل کو بھی ٹھہرنے میں دیر نہیں لگی تھی۔ دھڑکنوں نے تیزی سے انداز بدلا تو صبا کو بھی اپنا فیصلہ بدلنا پڑا۔

''اس اعتماد کا شکریہ۔''

عاقب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دوستانہ انداز میں دبایا تھا۔

⌘⌘⌘⌘

''ندا.....ندا.....''

انہوں نے بے حد جھنجلا کر زور سے آواز دی تو جلدی جلدی کرتے بھی ندا کو آنے میں دو تین منٹ لگ ہی گئے۔ اس کی شکل نظر آتے ہی طلحہ کا غصہ عود کر آیا۔

''کس قدر لاپروا ہو تم۔ آدھا گھنٹہ ہو چکا ہے مجھے گھر میں آئے ہوئے اور تم اپنے ہی دھندوں میں مگن ہو۔''

''وہ علی کے چند دوست آئے ہوئے ہیں' اس نے چائے کا کہا تھا' بس وہی بنا رہی تھی۔'' وہ گھبرا کر صفائی پیش کرنے لگی مگر وہ عادی ہی کہاں تھے۔ سلگ کر بولے۔

''بس ایک میرے لیے ہی تمہارے پاس وقت نہیں ہے' باقی ہر ایک کے لیے دوڑی پھرتی ہو۔ کبھی اتنا بھی سوچ لیا کرو کہ مجھے بھی کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے۔''

ندا نے گہری سانس لی تھی۔ اندر ڈھیروں تھکن بھرنے لگی۔ ''آپ نے کسی ضرورت کے بغیر مجھے یاد ہی کب کیا ہے طلحہ۔

''کوئی کام تھا آپ کو؟'' اس نے مصالحانہ انداز اپنایا تو وہ طنزاً بولے۔

''نہیں بس تمہاری شکل کو ترس رہا تھا۔''

ان کا انداز نظر انداز کیے جانے والا نہیں تھا مگر ندا کے پاس اتنی فرصت ہی کہاں تھی کہ ذرا ذرا سی بات کو دل پر لے کر اپنے حق کے لیے آواز اٹھاتی۔

''اچھا اب بتا دیں نا۔ میں چائے دم پر رکھ آئی ہوں۔''

''تو پھر چائے دیکھ لو جا کر' میری حیثیت تو بعد کی ہے نا۔''

وہ بہت سرد انداز میں کہتے بستر پر دراز ہو گئے تو ندا نے بہت ضبط سے انہیں دیکھا اور رسان سے بولی۔

''یہ آپ کا پہلی رات کا حکم ہے طلحہ۔ میں تو اسی کو نبھا رہی ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ گھر والوں کے دل جیت کر ہی میں آپ کو جیت سکوں گی۔''

''تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میری اہمیت ہی بھلا دو۔'' ان کی اپنی ہی منطق تھی۔ ندا کا دل بھر آیا مگر وہ جانتی تھی کہ اس کے آنسوؤں کا طلحہ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔

''اتنے لوگ ہیں گھر میں طلحہ۔ مجھے ہر ایک کو توجہ دینی پڑتی ہے اور پھر یہ سب تو میں آپ کے لیے کر رہی ہوں۔ پھر بھی آپ مجھ سے خوش نہیں ہیں۔''

''ساری عورتیں بڑی فیملیز کو سنبھالتی ہیں اور اپنے شوہر کے حقوق کا بھی خیال رکھتی ہیں۔''

وہ جتلانے والے انداز میں بولے تو ندا دل مسوس کر

Digitized by Aanchal.com

رہ گئی۔ اس کی ساری ریاضت کو وہ لمحوں میں غارت کر کے رکھ دیتے تھے۔

یہ وہی طلحہ تھے' جنہوں نے پہلی ہی رات اس کے حسن کے قصیدے پڑھنے کی بجائے اسے گھر داری اور سلیقہ شعاری پر لیکچر دیتے ہوئے اس پر اچھی طرح واضح کر دیا تھا کہ ''اگر گھر والے تمہارے ہو گئے تو میں بھی تمہارا ہوں۔''

مگر اس اڑھائی سال کے عرصے میں جبکہ سب گھر والے ندا کا دم بھرنے لگے تھے اس کی ذمہ دارانہ طبیعت اور سگھڑاپے کے گن گانے لگے تھے تو طلحہ نے آنکھیں ماتھے پر رکھ لی تھیں۔

''اگر آپ کو کوئی کام ہے تو بتائیں۔ علی ناراض ہوگا۔'' ندا نے اب بھی مصلحت سے کام لیتے ہوئے نرمی سے کہا تو وہ تیز لہجے میں بولے۔

''تم جا کے باقی سب کے کام کرو' میں اپاہج نہیں ہوں' اپنا کام خود کر سکتا ہوں۔''

بات بڑھتی دیکھ کر ندا خاموشی سے پلٹ گئی۔ علی کی ناراضگی کا مطلب تھا تائی اماں کی ناراضگی' جو کہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ طلحہ کی پیشانی کی شکنیں اور گہری ہو گئیں۔

⌘⌘⌘⌘

جب سے شادی ہوئی تھی' وہ دونوں ماموں جان کی طرف بہت کم گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ صبا اور عاقب سے تین یا چار مرتبہ ہی ملاقات ہو پائی تھی مگر اب رات صبا نے فون کر کے طلحہ کو خوب باتیں سنائیں اور پھر آخر میں ڈنر پر معدو کیا تھا۔ وہ بس ہامی بھر کے رہ گئے اور اب ساڑھے چھ بج رہے تھے مگر ندا کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دو سالہ منیب نے رونا شروع کر دیا تب انہوں نے ندا کو پکارا تو وہ افتاں و خیزاں آئی تو وہ بلا توقف برس پڑے۔

''عقل نہیں ہے تمہیں ذرا بھی۔ ڈنر پر جا رہے ہیں ہم اور تم فقیروں والے حلیے میں گھوم رہی ہو۔ کیا چاہتی ہو تم؟ دنیا کو یہ بتانا کہ میں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں۔ اچھا اوڑھنے پہننے کو نہیں ملتا تمہیں یا پھر یہاں نوکرانی بنا کر رکھا ہوا ہے تمہیں؟''

وہ ششدر سی انہیں دیکھ رہی تھی۔

''تم کیا سمجھتی ہو کہ تمہارے بغیر اس گھر کا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ندا بی بی تمہارے یہاں آنے سے پہلے بھی یہاں کھانا بنتا تھا اور سارے کام ہوتے تھے۔''

اس نئے طعنے نے ندا کے اندر طیش کی لہر دوڑا دی تھی۔ لڑنا جھگڑنا اس کی سرشت میں شامل نہیں تھا مگر اب بات حد سے بڑھنے لگی تھی۔ وہ بے اختیار اونچی آواز میں بولتے بولتے ٹوک گئی۔

''ہاں..... بنتا تھا کھانا اور ہوتے تھے کام مگر میرے آنے سے پہلے' اب کون کر رہا ہے یہ سب کبھی یہ آپ نے سوچا ہے؟ آپ فرما رہے ہیں کہ میں اس گھر کی نوکرانی نہیں ہوں تو پھر وہ نوکر کہاں ہیں جو آپ نے میرے لیے رکھے ہوئے ہیں؟ آپ نے شروع دن ہی سے مجھے اپنے گھر والوں کے دل جیتنے میں لگا کر انعام میں اپنا آپ رکھ دیا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کو جیتتے ہوئے میں آپ کو ہارتی جا رہی ہوں تو میں کبھی اس ریاضت میں نہ پڑتی۔ کیا مل رہا ہے مجھے انعام میں؟ طعنے' جھڑکیاں اور الزام.....؟''

ازدواجی زندگی کے اڑھائی سالوں میں ان کا ہر لہجہ برداشت کر لینے والی ندا کا یہ روپ طلحہ کو بھی دنگ کر گیا۔ وہ ضبط کا دامن چھوڑ چکی تھی' اس کے تیزی سے بہتے آنسو انہیں نادم کر گئے اس کے الفاظ نے انہیں احتساب کے کٹہرے میں کھینچ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی ہمت مجتمع کر کے اس سے مزید کچھ کہتے وہ تیزی سے پلٹ کر باتھ روم میں گھس گئی۔ وہ تاسف اور شرمندگی میں گھرے اپنے رویے پر نادم ہونے لگے۔

نیوی بلیو ایمبرائیڈڈ سوٹ میں وہ بہت اچھی مگر بہت مضمحل اور تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔ منیب کو لیے وہ بے حد سنجیدہ سی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی طلحہ کو خود سے بہت دور محسوس

http://www.paksociety.com

ہورہی تھی۔

''کیا تم ہمیشہ یونہی سجی سنوری نہیں رہ سکتیں؟'' اپنے اندر کی آواز کو دبانے کے لیے وہ بے اختیار بولے تو وہ یونہی سامنے دیکھتے ہوئے بے تاثر انداز میں بولی۔

''آپ کہیں گے تو ایسے ہی رہا کروں گی۔''

اس کے سپاٹ انداز پر وہ خفیف سے ہوگئے۔ واقعی وہ کس قدر فرمانبردار تھی مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتے جواب اس کے اس قدر مشینی شب و روز سے اکتا سا گیا تھا۔

ہارن کی آواز پر خود عاقب نے گیٹ کھولا تو وہ گاڑی پورچ میں لے آئے۔ عاقب ہمیشہ کی طرح بہت کھلے دل سے ملا تھا جبکہ طلحہ کا انداز ویسا ہی سرد اور لیا دیا تھا۔

''آہاہ..... مون بیٹا بھی آیا ہے۔''

عاقب نے ندا کی خیریت پوچھتے ہوئے اس سے منیب کو لے لیا تھا۔

''آپ لوگ کچھ زیادہ جلدی نہیں آ گئے؟'' صبا نے ندا کو گلے سے لگاتے ہوئے شکوہ بھرا طنز کیا تو وہ ہنس دی۔

کولڈ ڈرنک سے لطف اندوز ہونے کے دوران بہت اچھے موڈ میں باتیں ہوتی رہیں۔ اس دوران طلحہ نے صبا اور ندا کا بہت لاشعوری طور پر موازنہ کیا تھا۔ صبا ہمیشہ کی طرح بہت فریش اور لاپرواسی نظر آ رہی تھی۔ اس کے برعکس ندا کی طبیعت کا دھیما پن اور مضمحل سی کیفیت اس وقت بھی پوری طرح عیاں تھی، وہ پہلو بدل کر رہ گئے۔

''طلحہ بھائی! آپ ندا کا بالکل بھی خیال نہیں رکھتے صحت دیکھیں اس کی۔'' صبا کے شکوے پر وہ چونکے، پھر پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

''یہ تو خود سب کا خیال رکھنے کی ماہر ہے۔''

''جو سب کا خیال رکھے اس کا خیال رکھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔'' اس نے جتایا تو ندا نے ہنس کر بات بدلنا چاہی۔

''مجھے چھوڑو، تم اپنی صحت کا راز بتاؤ؟''

ندا کی بات پر سب سے بلند قہقہہ عاقب کا تھا جبکہ صبا سرخ چہرہ لیے اسے گھورنے لگی۔ ان دنوں وہ تخلیق کے مراحل سے گزر رہی تھی جس کی وجہ سے اس کے سراپے میں نمایاں تبدیلی آئی تھی۔

''میں کھانا لگاتی ہوں جا کر۔'' صبا نے وہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی تھی۔ اس کی نند فرحانہ بھی اس کی مدد کے لیے ساتھ اٹھی تھی۔

''شکر ہے صبا کی کاہلی بھی ختم ہوئی۔'' ندا نے عاقب کو چھیڑا تو منیب کے ساتھ کھیلتے ہوئے وہ ہنس کر بولا۔

''یہ تو کچھ نہیں، ابھی کھانے کی ٹیبل پر دیکھنا۔''

''ماشاء اللہ سے میری بچی بہت سمجھ دار ہے۔'' ممانی جان نے صبا کی ہمیشہ کی طرح حمایت ہی کی تھی۔ اور پھر کھانے کی ٹیبل پر جب ہر ڈش صبا کے نام سے پیش کی گئی تو ندا کی حیرانی تو اپنی جگہ تھی، طلحہ پر بھی بجلی سی گری تھی۔

''یہ سب صبا نے.....'' وہ ششدر تھے۔

''جی جناب۔ یہ سب مسز عاقب نے بنایا ہے۔''

عاقب کا انداز بہت محبت بھری فتح سے بھرا ہوا تھا۔

''مگر یہ تو.....''

ان کے دل کو کوئی اپنی مٹھی میں لے رہا تھا۔

''واقعی یہ بہت غیر یقینی بات ہے طلحہ بھائی مگر ان کی محبت اور توجہ مجھے اس مقام تک لے آئی ہے۔''

صبا کی آنکھوں کے جگنوؤں کی چمک پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی جب اس نے بات کرتے ہوئے عاقب کی طرف دیکھا۔ وہ شرارت سے اپنے کالر کھڑکھڑانے لگا۔

''دراصل کسی کے گن پہچاننا شعور کی خاصیت ہوتی ہے۔ مجھے پتہ تھا کہ اس کڑی میں خاصے گٹس ہیں، بس ذرا صبر و تحمل کی ضرورت ہے اور ان دو اڑھائی سالوں کے صبر کا رزلٹ دیکھ لیں کس قدر شاندار آیا ہے۔''

''ممانی جان نے اس سلسلے میں بہت میرا ساتھ دیا ہے طلحہ بھائی، انہوں نے ''گھر سنبھالنے'' والی مخصوص اصطلاح کے ساتھ ہی سارے کاموں کا بوجھ مجھ پر ڈالنے والی ''سازش'' نہیں کی ورنہ میں یقیناً بددل ہو جاتی گھر داری سے بدکنے لگتی۔ اس کے برعکس انہوں نے شروع میں ایک آدھ کام میرے ذمہ لگایا اس کے بعد پکن

digestlibrary.com

کے ہر کام میں مجھے اپنے ساتھ ساتھ رکھا۔ یہ سب بہت اچانک تو نہیں مگر آہستہ آہستہ ہو ہی گیا اور یوں مل کر کام کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی پر بھی کوئی بوجھ نہیں ہے۔ ہر کام اپنے وقت پر بھی ہو جاتا ہے اور مجھے تفریح اور آرام کا موقع بھی مل جاتا ہے۔'' وہ بڑی تفصیل سے اس کایا پلٹ سے متعلق بتا رہی تھی۔

''اور یہ میری محبت ہی تھی جس نے صبا کو یہ سب سیکھنے پر مجبور کر دیا۔ کیوں صبی؟'' عاقب نے شرارت سے پوچھا تو اس نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

''واقعی۔ اگر عاقب کی مستقل مزاجی ساتھ نہ ہوتی تو میں کچھ بھی نہ کر سکتی تھی۔ یہ لوگ شروع شروع میں میری کوکنگ کا بہت مذاق اڑاتے تھے مگر پھر سب وہی کچھ تھکے ہوئے لگنے لگے ہیں مگر ابھی بھی بہت وقت باقی کھاتے بھی تھے' کبھی دوسرا کھانا نہیں بنایا گیا اور نہ ہی بازار سے منگوایا گیا تھا۔ پھر میں کیوں ان کی امیدوں پر پوری نہ اترتی۔ محبت تو ایسا سانچہ ہے کہ انسان کو کسی بھی روپ میں ڈھال سکتا ہے۔'' اس کی مسکراہٹ اور عاقب کی آنکھوں کی چمک غضب کی تھی۔

''میں بہت خوش قسمت ہوں جو میں نے اپنے دل و دماغ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صبا ہی کو جیون ساتھی چنا۔ وگرنہ اپنے آرام اور گھریلو ذمہ داریوں کے لیے ندا جیسی سگھڑ لڑکی کو بھی لا سکتا تھا مگر یہ محبت کا یقین تھا جو یوں میری امیدوں پر پورا اترا ہے۔''

طلحہ کو لمحہ بھر ہی میں جیسے آندھیوں کا شور چھو کر گزر گیا۔ ان کے اندر کوئی ان پر ہنس رہا تھا۔ (تم نے پیٹ کی خاطر محبت کو ٹھکرا دیا تھا۔ عیش و آرام کی خاطر؟)

''بہت پہلے تم نے ایک بات کہی تھی عاقب۔ آج اس کا مطلب سمجھا ہوں میں۔''

وہ بہت تھکے ہوئے انداز میں مسکرا کر بولے تھے۔

''کون سی بات؟'' عاقب چونکا۔

''یہی کہ اگر آنکھ دھوکا کھا جائے تو دل کا بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔'' ان کے یاد دلانے پر وہ فوراً بولا۔

''بالکل' اب دیکھیں ناں اگر میں لحظہ بھر کو بھی چوک جاتا تو آج صبی کی سسرال میں بیٹھا اس کی مدح سرائی سن رہا ہوتا۔ دل جل کر کباب ہو رہا ہوتا مگر مسکرا مسکرا کر اس کے ہاتھ کے دم کباب کھا رہا ہوتا۔''

انہوں نے ایک گہری سانس لے کر اندر کے غبار کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ندا کی طرف دیکھا۔ اس کے معاملے میں تو میری آنکھ نے دھوکا نہیں کھایا پھر یہ بے کلی کیوں؟) ان کے اندر ایک سوچ سی لہرائی تھی اور پھر ساتھ ہی ذہن نے جیسے اس گتھی کو حل کر دیا۔

''کیوں کہ میں نے کبھی دل سے اسے محبت کا احساس ہی نہیں دلایا۔ کبھی اس کو اپنے ساتھ ہونے کا یقین ہی نہیں دیا کبھی تو محض اڑھائی سالوں میں ہم کتنے تھکے ہوئے لگنے لگے ہیں مگر ابھی بھی بہت وقت باقی ہے۔ اس کے رخساروں کے گلاب پھر سے شگفتہ ہو سکتے ہیں۔ اگر ندا میری محبت میں خود کو میرے اصولوں کے مطابق چلا سکتی ہے تو پھر میں کیوں اس کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اس کی ذمہ داریوں کو شیئر نہیں کر سکتا۔ میں کیوں اپنے گھر میں ایسا ہی نظام نہیں بنا سکتا کہ ہم بھی عاقب اور صبا کی طرح خوش اور مطمئن رہ سکیں۔''

وہ بہت گہری سوچ میں تھے جب ندا نے انہیں ٹوک دیا۔

''آپ کہاں گم ہیں؟''

''میں سوچ رہا ہوں کہ واپسی پر تمہیں مزیدار سی آئس کریم کھلائی جائے اور لانگ ڈرائیو۔''

ان کی بات پر وہ تحیر بھرے انداز میں انہیں دیکھتے ہوئے بولی۔

''مگر امی خفا ہوں گی اور.....''

''کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں نا۔''

انہوں نے بہت مضبوطی سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو ان کے بدلے ہوئے انداز کو بہت شدت سے محسوس کرتے ہوئے نم آنکھوں کے ساتھ وہ مسکرا دی۔

Digestlibrary.com